https://ataunnabi.blogspot.com/

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

# خاتم

جناب مشرف بریلویؒ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## ناظرین......!

ہمارا پہلا رسالہ (پمفلٹ) آپ کے ہاتھ پہنچ گیا ہے اور نہ معلوم کس قدر پرچے آپ کو ملیں۔ ہمارا مضمون رسالہ واعظ ۱۹۳۶ء سے نقل ہے اور اس کی اشاعت میں دو مخیر ہستیوں کا ہاتھ ہے۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ مضمون موتیوں میں تولنے کے قابل ہے۔ ہم اس کے بعد انشاء اللہ بہت رسالے شائع کریں گے۔ میں آپ سے اپیل کروں گا کہ جماعت تحفظ ختم نبوت سبی کو کامیاب کریں اور زیادہ سے زیادہ ممد بنیں۔ یہ ایک نیک فریضہ ہے۔

### مطالبات

۱......قادیانیوں کو غیر مسلم اور اقلیت قرار دیا جائے۔

۲......ملک کا قانون بغیر کسی ترمیم کے شرعی بنایا جائے۔ کیا ملک کا برسر اقتدار طبقہ اس پر غور کرے گا؟

مشرف بریلوی!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## خاتم اور مجدد کے شرعی ولغوی معانی

### اصل تفسیر

اس زمانہ میں بہت سے ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو ان بعید احتمالات کو جو حقیقت میں قرآن مجید کی مراد نہیں۔ اس کی تفسیر قرار دے کر آیات قرآنیہ کو اپنی ہوس رانی کا ذریعہ بنانے لگے ہیں۔ حالانکہ ہر عقلمند اس بات سے واقف ہے کہ اگر لغت اور زبان کے اعتبار سے کسی کلام کے مختلف معنی ہو سکتے ہوں تو جب تک متکلم اور مخاطب کی خصوصیات کو ملحوظ نہ رکھا جائے اس کلام کا صحیح مفہوم ادا نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید عربی زبان میں ہے جو دنیا کی سب سے زیادہ وسیع اور فصیح وبلیغ زبان ہے۔ اس لئے ضروری ہے جو شخص قرآن مجید کریم کا صحیح مفہوم معلوم کرنا چاہے وہ پہلے اس زبان



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



میں تبحر حاصل کرے اور ان تمام علوم میں مہارت تامہ پیدا کرے۔ جو علوم الیہ کہلاتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی لازم ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات عالیہ اور صحابہ، تابعین اور ائمہ لغت کے اقوال بھی اس کے پیش نظر ہوں اور تفسیر کرتے وقت اسلام کے مسلمات اور اجماع امت سے ادھر سے ادھر نہ جائے۔

قرون اولیٰ کے مفسرین (شکر اللہ مساعیهم) نے عموماً ان امور کو ملحوظ رکھا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں بعض ایسے مفسرین پیدا ہو رہے ہیں۔ جنھیں اپنی قابلیت اور تحقیق کا تو بہت بڑا دعویٰ ہے۔ لیکن جب ان کی تحریرات اور تقریرات کو دیکھا اور سنا جاتا ہے تو بے اختیار خواجہ حافظ کا یہ شعر یاد آ جاتا ہے۔

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست
نہ ہر کہ سر تبراشد قلندری داند

آج کل لفظ "خاتم" ایسے مفسرین کی جولانگاہ تحقیق بن رہا ہے اور اس کی ایسی توجیہیں پیش کی جاتی ہیں جنھیں پڑھ کر بے ساختہ ہنسی آتی ہے۔ ہمیں ایسی رکیک تاویلات کے متعلق خامہ فرسائی کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن چونکہ اس قسم کی تحریرات سے عوام میں غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے ہم اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

"اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه، بحرمة سيد المرسلين وخاتم النبيين عليه وعلى اله واصحابه من الصلوٰة افضلها ومن التسليمات اكملها"

## خاتم

### صحابہ کرامؓ کے نزدیک خاتم کا مفہوم

خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شئ عليما (احزاب:٤٠)" ﴿محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے آخر میں ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔﴾



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ساڑھے تیرہ سو سال سے تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور فقہاء، محدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین آیت مذکور لفظ "خاتم" کا یہی مفہوم سمجھتے اور بیان کرتے چلے آئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ خود صاحب رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی نہایت وضاحت سے فرمایا: "لا نبی بعدی" ﴿میرے بعد کوئی نبی نہیں۔﴾

(بخاری ج۲ ص۱۲۳، مسلم ج۲ ص۲۷۸) میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میرا ایک نام عاقب ہے۔ "والعاقب الذی لیس بعده نبی" ﴿عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔﴾

علامہ ابن قیمؒ زاد المعاد میں لکھتے ہیں: "العاقب الذی جاء عقب الانبیاء فلیس بعده نبی فان العاقب هو الأخر فهو بمنزلة الخاتم" ﴿یعنی عاقب جو حضور ﷺ کا نام ہے خاتم کا ہم معنی ہے اور اس کے معنی ہیں سب نبیوں سے پیچھے آنے والا۔ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔﴾

تفسیر خازن اور معالم میں بھی عاقب کے یہی معنی مذکور ہیں۔

## انقطاع وحی

(مسلم ج۱ ص۱۹۹) کی ایک دوسری روایت میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد مذکور ہے۔ "وختم بی النبیون" ﴿پیغمبروں کا مجھ پر خاتمہ ہو چکا ہے۔﴾

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "ان الرسالة والنبوة وقد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی" ﴿بلاشبہ رسالت بھی منقطع ہو چکی ہے اور نبوت بھی۔ اس لئے میرے بعد نہ تو کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔﴾ (ترمذی ج۲ ص۵۲)

علامہ ابن حزم اندلسی اپنی کتاب المحلی میں جو گیارہ جلدوں میں ابھی ابھی مصر میں شائع ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں: "انه علیه السلام خاتم النبیین لا نبی بعده برهان ذالك قول الله تعالیٰ ماکان محمد" ﴿آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔﴾

اور اس کی دلیل یہ آیت ہے۔ "ماکان محمد...... الخ" اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں: "ان الوحی لا یکون الا الیٰ نبی وقد قال عزوجل ماکان محمد"



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



﴿یعنی جب سے حضور ﷺ نے وفات پائی ہے وحی منقطع ہو چکی ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ وحی صرف نبی کی طرف ہوا کرتی ہے۔﴾

اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے: "ماکان محمد ...... الخ" ﴿یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔﴾

## اجماع امت:

صاحب مجمع البحار تذکرۃ الموضوعات میں فرماتے ہیں: "الاجماع الی انه خاتم الانبیاء وایة الاحزاب نص فیه" ﴿یعنی امت کا اس اجماع ہو چکا ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور آیت احزاب اس بارے میں نص ہے۔﴾

## نص قرآنی کا انکار

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں: "وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب وصدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه (تفسیر روح المعانی ج۲۲ ص ۳۹)" ﴿آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے۔ جن کی قرآن مجید نے تصریح کی اور احادیث نے انہیں بڑی وضاحت سے بیان کر دیا اور تمام امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہو گیا۔ جو شخص اس کے برخلاف دعویٰ کرے اسے کافر سمجھا جائے گا۔﴾

## مدعی نبوت کی تکفیر پر دلائل

ملا علی قاری لکھتے ہیں: "ودعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع" ﴿نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔﴾ (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

حجۃ الاسلام امام غزالی فرماتے ہیں: "ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه فهم عدم نبی بعده ابداً وعدم رسول بعده ابدا وانه لیس فیه تاویل وتخصیص ومن اوله بتخصیص فکلامه من انواع الهذیان لا یمنع الحکم بتکفیره لانه مکذب لهذا النص الذی اجمعت الامة علی انه غیر ماول (الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۲۳)" ﴿تمام امت محمدیہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول اور اس لفظ میں کوئی تاویل اور تخصیص نہیں ہو سکتی۔ جو شخص کسی تخصیص سے اس آیت کی تاویل کرے گا تو اس کا یہ بے معنی اور بیہودہ کلام اسے کافر کہنے سے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



روک نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ نص قرآنی کی تکذیب کر رہا ہے جس کے متعلق امت کا اجماع ہے کہ نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ تخصیص۔﴾

امام المفسرین علامہ ابن کثیر آیت مذکورۃ الصدر کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ھذہ الایۃ نص فی انہ لا نبی بعدہ واذا لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولیٰ لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوۃ (تفسیر ابن کثیر ج ۶ ص ۵۶۹)"

﴿یہ آیت اس بارے میں نص صریح ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ کیونکہ مقام رسالت مقام نبوت کی نسبت خاص ہے۔﴾ یعنی لفظ نبی عام ہے اور رسول خاص اور یہ قاعدہ ہے کہ عام کی نفی سے خاص کی نفی ہو جایا کرتی ہے۔

ان شواہد سے واقف ہونے کے بعد بھی اگر کوئی شخص لفظ "خاتم" میں کسی قسم کی تخصیص یا تاویل کا قائل ہو۔ تشریعی اور غیر تشریعی کی پکڑ لگا کر نص صریح اور اجماع امت کا خلاف کرے تو ہم اس کی خدمت میں اس کے سوا اور کیا عرض کر سکتے ہیں۔

اولئك اشھادی فجئنی بمثلھم
اذا جمعنا یا صدیقی المجامع

## لفظ خاتم کے لغوی معانی

مذکورہ بالا تصریحات کے ہوتے ہوئے ہمیں اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ لفظ خاتم کے معنی اور طریق استعمال کے متعلق بھی کچھ تحریر کریں۔ کیونکہ یہ ایک علمی بحث ہے اور ممکن ہے کہ بعض باتیں عوام کی سمجھ میں نہ آئیں۔ لیکن محض اس خیال سے کہ وہ شبہات دور ہو جائیں جو بعض خود غرض لوگوں نے پیدا کر دیے ہیں۔ ہم اس کے متعلق بھی کچھ تحریر کرنا چاہتے ہیں۔

لفظ "خاتم" کا مادہ "ختم" ہے۔ جس کے معنی مہر لگانے اور کسی چیز کے آخر تک پہنچ اور اسے ختم کر دینے کے ہیں اور یہ لفظ دو طرح سے پڑھا جاتا ہے۔ "خاتم" (بکسر تا) اور خاتم (بفتح تا) لیکن خاتم (بکسر تا) مشہور لغت ہے۔ چنانچہ مصباح المنیر میں ہے: "والکسر اشھرت" کا کسرہ زیادہ مشہور ہے۔

قرآن مجید میں بھی حسن اور عاصم کے سوا باقی سب قاریوں نے اسے خاتم (بکسر تا) ہی پڑھا ہے۔ علامہ آلوسی لکھتے ہیں: "وقرا الجمھور بکسر التاء وفتحھا وقرأ عاصم



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وخاتم النبيين بالفتح (تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۹) "لفظ خاتم بکسر و بفتح تا دونوں طرح پڑھا جاتا ہے اور عاصم نے خاتم النبیین کو بفتح تا پڑھا ہے۔

اہل لغت بیان کرتے ہیں کہ لفظ خاتم کو خواہ بکسر تا (خاتِم) پڑھو اور خواہ بفتح تا (خاتَم) معنی دونوں صورتوں میں ایک ہی ہیں۔ یعنی سب سے آخر۔ چنانچہ صاحب قاموس لکھتے ہیں: "الخاتم آخر القوم کالخاتم "خاتم اور خاتم دونوں کے معنی ہیں سب سے پیچھے آنے والے کے ہیں۔

کلیات ابی البقاء میں لکھتے ہیں: "وتسمية نبينا خاتم الانبياء لان الخاتم آخر القوم (کلیات ابی البقاء ص ۳۱۹) "ہمارے نبی ﷺ کو خاتم الانبیاء اس لئے کہتے ہیں کہ خاتم کے معنی آخر القوم کے ہیں۔

لسان العرب میں جو عربی کا ایک مشہور اور مستند لغت ہے لکھا ہے: "خاتمهم آخرهم "خاتم اور خاتم دونوں کے معنی آخر کے ہیں۔

لسان العرب کی جو عبارت ہم نے نقل کی ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ لفظ خاتم جب جمع یا ضمیر جمع کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی صرف آخر کے آیا کرتے ہیں اور اسی بات کو ظاہر کرنے کے لئے اسے ضمیر جمع کی طرف مضاف کر کے دکھایا ہے۔ ایک حدیث بھی اس کے معنی کی تائید کرتی ہے۔ جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے: "انا خاتم الانبياء ومسجدى خاتم المساجد (کنزالعمال ج ۱۲ ص ۲۷۵) "﴿میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔﴾

مساجد سے مراد انبیاء کی مساجد ہیں۔ کیونکہ اسی حدیث کی دوسری روایت میں صراحۃً مذکور ہے۔ "انا خاتم الانبياء ومسجدى خاتم مساجد الانبياء "﴿میں آخری پیغمبر ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں سے آخری مسجد ہے۔﴾

اس حدیث کے الفاظ نے یہ قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ جمع کی طرف مضاف ہونے کی حالت میں خاتم کے معنی آخر کے آئے ہیں۔ صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت نے ان معنی کو اور بھی واضح کر دیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے: "انى آخر الانبياء ومسجدى آخر المساجد "﴿میں آخری نبی ہوں میں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔﴾



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## مجازی اور حقیقی معانی

یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ لفظ ''خاتم'' بعض اوقات بلاغت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مجازی معنی اسی وقت لئے جاتے ہیں جب حقیقی معنی متعذر اور مشکل ہوں۔ مثلاً جب کسی شخص کو ''خاتم المحدثین'' یا ''خاتم المفسرین'' یا ''خاتم الشعراء'' لکھا جاتا ہے تو مجاز اور مبالغہ کہا جاتا ہے۔ اس وقت حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے۔ کیونکہ انسان عالم الغیب نہیں۔ اسے کیا معلوم کہ جس شخص کو وہ کسی خاص فن کا خاتم کہہ رہا ہے اس کے بعد اس جیسے یا اس سے بڑھ کر کتنے شخص پیدا ہوں گے۔ اس لئے انسان کے کلام کو ایسی حالت میں مبالغہ یا مجاز پر محمول کرنے کے سوائے کوئی چارہ ہی نہیں۔ لیکن خداوند تعالیٰ چونکہ عالم الغیب ہے اور اس پر سب کچھ عیاں ہے۔ اس لئے خدا کا کلام حقیقت پر محمول ہوگا۔ خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ اس کے سینکڑوں شواہد موجود ہوں۔ بنابریں ایسی تراکیب کو خاتم النبیین کے خودساختہ معنی کے لئے بطور سند پیش کرنا بعید از عقل و نقل ہے۔

## بتصدیق حدیث نبوی

خاتم کے خودساختہ اور من گھڑت معنی کی تائید میں ایک حدیث بھی پیش کی جاتی ہے۔ جس میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: ''اطمئن یا عم فانك خاتم المهاجرين في الهجرة كما انا خاتم النبيين في النبوة '' لیکن یہ حدیث تو خود اس امر کی دلیل بیّن ہے کہ خاتم کے معنی آخر کے ہیں۔ کیونکہ ہجرت سے مراد ہجرت مکہ ہے، اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اے چچا! آپ مطمئن رہیں۔ آپ کے بعد جو شخص مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں آئے گا اسے اصلاحی مہاجر کا لقب نہیں ملے گا اور وہ مہاجرین صحابہ میں سے شمار نہیں ہوگا۔ جس طرح میں خاتم الانبیاء ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اسی طرح تم خاتم المہاجرین ہو۔ اب تمہارے بعد کوئی صحابی مہاجر نہیں کہلائے گا۔ جس طرح حضرت عباسؓ فتح مکہ سے کچھ ہی پہلے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تھے اور آپ کے بعد پھر کسی مسلمان نے ہجرت نہیں کی۔ کیونکہ ان کی ہجرت کرنے کے بعد مکہ فتح ہو کر دارالسلام ہو گیا اور حضور ﷺ نے فرمایا: ''لا هجرة بعد الفتح'' ﴿فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔﴾ (بخاری ج۱ ص۴۳۳)

اس بیان کی تائید ایک دوسری روایت سے ہوتی ہے۔ جسے علامہ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں یوں نقل کیا ہے۔ ''استأذن العباس نبي الله ﷺ في الهجرة فكتب



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



الیہ یا عم یا عم مکانک انت فیہ فان اللہ یختم بک الھجرۃ کما ختم فی النبوۃ "حضرت عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی تو حضور ﷺ نے تحریر کر بھیجا۔ "اے میرے چچا! اے میرے چچا! تم جس جگہ ہو ابھی وہیں ٹھہرے رہو۔ کیونکہ خداتعالیٰ تم پر ہجرت اس طرح ختم کردے گا جس طرح اس نے مجھ پر نبوت ختم کردی۔"

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عباسؓ نے ہجرت کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اس وقت اجازت نہ دی اور بعدازاں اس وقت اجازت دی کہ ان کی ہجرت کے بعد ہجرت کی ضرورت ہی نہ رہی۔ اس لئے آپ کو خاتم المہاجرین کا لقب ملا۔

## خاتم بمعنی مہر لگانا

اگر خاتم کے معنی مہر کے لئے جائیں تو اس صورت میں "خاتم النبیین" کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام پیغمبروں کے بمنزلہ مہر کے ہیں۔ یعنی جس طرح مہر سے تحریر کو ختم کیا جاتا اور کسی چیز پر مہر لگا دینے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب اس میں کوئی چیز داخل نہ ہو سکے گی۔ اسی طرح حضور ﷺ کے وجود باجود کے بعد سلسلۂ نبوت میں کوئی شخص داخل نہ ہو سکے گا۔

## خاتم بکسر تا اور بفتح تاء

صاحب مجمع البحار اسی معنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "خاتم النبوۃ بکسر التاء اے فاعل الختم وھو الا تمام · وبفتحھا بمعنی الطابع اے شئ یدل علےٰ انہ لا نبی بعدہ (مجمع البھار ج ٤ ص ١٥)" ﴿خاتم النبوۃ بکسر تا یعنی تمام کرنے والا اور بفتح تا بمعنی مہر یعنی وہ شے جو اس پر دلالت کرے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔﴾

امام راغب اصفہانی مفردات القرآن میں لفظ ختم کے معنی تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "ویجود بذالک تارۃ فی الاشتیاق من الشئ والمنع منہ اعتبارا بما یحصل من المنع بالختم علے الکتب والابواب (مفردات راغب ص١٤٢)" ﴿یعنی چونکہ خطوط اور دروازوں پر مہر لگانے کا مطلب ان میں کسی چیز کو داخلہ سے روکنا ہے۔ اس لئے مجازی طور پر کبھی ختم سے مراد کسی چیز سے روکنا اور باز رکھنا بھی ہوتا ہے۔﴾

متنبی اسی معنی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اروح وقد ختمت علیٰ فؤادی

بحبك ان یحل بہ سواكا

یعنی یہاں سے اس حالت میں جارہا ہوں کہ تم نے اپنی محبت کی مہر میرے دل پر لگادی ہے۔تا کہ تمہارے سوائے اس میں کوئی داخل نہ ہوسکے۔

## لانبی بعدی

بہرحال خواہ لفظ خاتم کو آخر کے معنی میں لیا جائے یا اس کے معنی مہر کے کئے جائیں۔ مطلب ہرصورت میں یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

## تجدید معانی

اب اگر کوئی شخص لفظ نبی کی کوئی نئی تفسیر اور توجیہہ پیش کرے تو وہ ہرگز قابل قبول نہ ہوگی۔کیونکہ اصطلاحی الفاظ میں تصرف جائز نہیں۔اس لئے شریعت نے الفاظ موہمہ کے استعمال سے روکا ہے۔یعنی ایسے الفاظ کے استعمال کی اجازت نہیں دی۔جس میں کسی شرعی حکم کے خلاف کا پہلو بھی موجود نہ تھا۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم کو حکم ہوتا ہے۔"لا تقولوا راعنا"یعنی حضور ﷺ کو لفظ راعنا سے مخاطب نہ کیا کرو۔کیونکہ اس میں ذم کا ایک پہلو بھی موجود تھا۔احادیث میں بہت سے الفاظ استعمال کرنے کی ممانعت اسی بناء پر وارد ہے۔

بعض لوگوں کا یہ قول کہ ائمہ لغت نے جو خاتم النبیین میں خاتم کے معنی آخر کے لکھے ہیں۔یہ محض ان کے اپنے عقیدے کا اظہار ہے۔جو حجت نہیں۔غالب مرحوم کے اس مصرعہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

کیونکہ موجودہ زمانہ میں بہت سے غیر مسلم اہل قلم نے عربی زبان کے لغت مرتب کئے ہیں۔مگر اس معنی پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔اگر بالفرض یہ معنی غلط ہیں تو کیا ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک مسلمانوں میں کوئی ایسا صاحب علم اور محقق پیدا نہیں ہوا جو اس غلطی سے لوگوں کو آگاہ کرتا اور بقول ان کے یہ سب کتب لغت نا قابل اعتبار ہیں تو کیا دنیا میں عربی زبان کا کوئی ایسا لغت بھی ہے جو قابل اعتبار ہو۔اگر ہے تو کون سا؟اور اس پر اعتبار کرنے کی وجہ کیا ہے؟



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بحالت اضافت خاتم کے معنی صرف افضل کے آتے ہیں۔ انہیں چاہئے تھا کہ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کسی امام فن کا قول پیش کرتے۔ جس میں صراحۃً یہ مذکور ہوتا کہ جمع کی طرف مضاف ہونے کی حالت میں خاتم کے معنی صرف افضل کے ہوتے ہیں۔

یقولون اقوالا ولا یعلمونها
ولو قیل هالو حققوا لم یحققوا

## ختم نبوت

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (المائدہ:۳)"

حضرات! میرے لئے جو مضمون تجویز کیا گیا ہے۔ اس کی عظمت اس امر کی متقاضی تھی اور ہے، کہ کوئی عظیم الشان صاحب علم اس پر تقرر کرتا۔ لیکن میں اپنے محدود علم کی بناء پر جس قدر کہہ سکتا ہوں، کہوں گا۔ مضمون ہے۔ "ختم نبوت" جو مسلمانوں میں بہت سمجھا جا رہا ہے۔ اوّل اس لئے کہ مسلمان کہلانے والوں میں سے ایک جماعت ختم نبوت کی بجائے اجرائے نبوت کی قائل ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ ایک جدید تعلیم یافتہ طبقہ اپنی آزادی کی بناء پر ختم نبوت کا منکر اور اجرائے نبوت کا مؤید ہے اور کہتا ہے کہ اخلاق انسان کی اصلاح کے لئے نبی کی برابر ضرورت ہے۔

## لفظ نبی کی لغوی تحقیق

نبی، نبو، نبا۔ یہ تین لفظ ہیں۔ جن سے نبوت کا لفظ ماخوذ ہے۔ از روئے لغت نبی بروزن فعیل کا مفہوم ہے۔ اطلاع دینے والا، اطلاع پہنچانے والا۔ پس اطلاع دینے کا نام بھی نبوت، اطلاع پہنچانا بھی نبوت۔ قرآن کریم کے الفاظ اس بات کے گواہ ہیں۔ آپ نے پہلے پارہ میں پڑھا ہوگا کہ "انبئونی" بتادو مجھے۔ اطلاع دو مجھے۔ "ذالك من انباء الغيب (آل عمران:۴۴)" یہ غیبی اطلاعات ہیں۔ "من انباك هذا (التحریم:۳)" "تمہیں یہ بات کس نے بتائی۔ جواب دیا گیا کہ مجھے بے انتہا علم والے نے یہ بات بتائی۔ کوئی بات بتا دینا۔ کوئی عظیم الشان بات بتا دینا، یا کسی کو پہنچا دینا اس کا نام لغت میں نبوت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام نے تسلیم کیا ہے کہ لفظ نبوت شرعاً منقول ہے۔ (شرح مواقف ص ۲۶۳) لغوی معنوں میں جو وسعت ہے وہ شرعی معنوں میں نہیں۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


آپ کو علم ہے کہ: "سود" فائدے کو کہتے ہیں۔ فلاں چیز میں کوئی سود نہیں۔ فلاں بات سودمند ہے۔ میری نصیحت زید کے لئے بڑی سودمند ثابت ہوئی۔ لیکن شرعاً یہ وسعت محدود ہے۔ صلوٰۃ لغۃً اظہار نیاز مندی کو کہتے ہیں۔ کائنات کا ہر ذرہ اسی معنی کے حساب سے مصلی ہے۔ پرندے، درندے، چرندے بلکہ کائنات کا ہر ذرہ اور ہر چیز اپنے اپنے رنگ میں بزبان حال اپنی اپنی نیاز مندی کا اظہار کر رہی ہے۔ لیکن یہی لفظ جب "یقیمون الصلوٰۃ" میں آئے گا تو اس کے معنی محض اظہار نیاز مندی کے نہ ہوں گے۔ بلکہ مخصوص طریق عبادت مقصود ہوگا۔ لغوی وسعت بسا اوقات شریعت میں قائم نہیں رہتی بلکہ محدود ہو جاتی ہے۔

اگر لفظ نبی کو جو فعیل کے وزن پر ہے۔ فاعل کے معنی میں استعمال کیا جائے تو اس کے معنی ہوں گے اطلاع دینے والا۔ گویا ہر اطلاع دینے والے کا نام نبی ہے اور اگر مفعول کے معنی لئے جائیں تو اس کے معنی ہوں گے اطلاع دیا گیا۔ گویا دونوں لغوی معنی میں نبی ہیں۔ اگر کوئی شخص نبوت کے لغوی معنی کی وسعت کو سامنے رکھ کر دعویٰ کرتا ہے کہ میں نبی ہوں تو میرے یہ بزرگ جو قلم ہاتھ میں لئے لکھ رہے ہیں۔ نبی ہیں اور میں جو اطلاع دے رہا ہوں نبی ہوں۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ لغت ہی کی آڑ لینی ہے تو پھر ہر اطلاع یابندہ اور ہر اطلاع دہندہ بلکہ لغوی معنی کی وسعت کو نظر انداز کرتے ہوئے اگر ایک چور یا ڈاکو نے کوئی اطلاع دی۔ اطلاع کے لئے ضروری نہیں کہ وہ فری پریس کی ہو۔ بلکہ کوئی اطلاع ہو۔ غلط ہو جھوٹی ہو تو وہ چور یا ڈاکو بھی نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہے اور نکو کار و بدکار اطلاع دہندہ یا اطلاع یابندہ لغوی اعتبار سے نبی ہے۔ غرض اگر نبوت کے لغوی معنی کی وسعت کو سامنے رکھتے ہوئے زید مدعی نبوت ہے تو اس کی طرح ہر کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ زید کی تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں۔

## نبوت کا شرعی مفہوم

لیکن شریعت یا قرآن میں لفظ نبوت کو عام لغوی نہیں بلکہ مخصوص شرعی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں بھی لوگوں نے ٹھوکریں کھائیں۔ قرآن کی اصطلاح میں نبوت کیا ہے۔

## کیا خدا سے ہم کلام ہونا نبوت ہے؟

بعض لوگوں نے محض خدا سے ہم کلام ہونا، مکالمہ یعنی محض خداوند کریم کا کسی سے کوئی بات کہنا اور اس کی یعنی کہنے والے کی بات کا اسے جواب دینا۔ کیونکہ مکالمہ باب مفاعلہ سے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے۔ پس نبوت نام ہے شرف ہم کلامی حاصل کرنے کا۔ یعنی نبوت مکالمہ کا نام ہے۔ لیکن یہ نظریہ بھی غلط ہے۔ کائنات کی کون سی چیز اور مخلوقات میں سے کون سی مخلوق ہے۔ جسے پروردگار نے اپنے کلام سے نہیں نوازا۔ کیا تمہیں نہیں نوازا؟

کلام، مکالمہ آپ دیکھیں کہ انسان تو بڑی چیز ہے۔ اس نے اپنے کلام سے ابلیس کو نوازا۔ "مامنعك (الاعراف:۱۲)" کون متکلم ہے؟ خدا متکلم ہے۔ جب میں نے تم کو حکم دیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کیوں کی؟ ابلیس مخاطب، خدا متکلم۔ پس اگر آپ محض مکالمے کی بناء پر کسی کو نبی ٹھہرانے لگیں تو خیال کرنا کہ قرآن میں خدا نے فرعون کو بھی اپنے کلام سے نوازا۔ فرعون کو ڈوبتے ہوئے کس نے کہا تھا کہ اب خدا پرستی یاد آئی؟ یہ کون بول رہا تھا؟ تم کہہ سکتے ہو کہ بوساطت جبرئیل لیکن پھر وہی بات نبیوں سے بھی گفتگو بوساطت جبرائیل ہی ہوتی تھی۔ کیا تم نے دیکھی نہیں کہ اس نے تو کائنات میں سے زمین کو، آسمان کو اپنے کلام سے نوازا۔ (حم السجدہ:۲)

ہم اس کلام کی کیفیت نہیں سمجھ سکتے۔ قرآن پر ایمان ہے۔ اس نے ہر ذرہ کو نوازا۔ قرآن کریم میں ہے۔ آسمان سے کہا: اس کے ہر ذرے کو کہا۔ زمین کے ٹکڑے کو کہا۔ کیا تم خوش ہو کر میرے قوانین کی پابندی کرو گے۔ یا ناخوش ہو کر۔ جواب میں زمین و آسمان کا ہر ذرہ بول اٹھا۔ ہم خوش ہو کر تعمیل کریں گے۔ پھر کیا زمین آسمان کے ہر ذرے کو تم نبی کہو گے؟ کس نے کہا تھا کہ اے زمین اپنا پانی چوس لے۔ خدا نے کہا۔ (ھود:۴۴)

اور اے آسمان تو اپنے پانی کو روک لے۔ کیا اس نے اس کلام سے زمین و آسمان کو نہیں نوازا۔ بلکہ تمہیں تو تسلیم کرنا ہوگا۔

طفل را در مہد گویا او کند

بولنا کس نے سکھایا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے سکھایا۔ جہاں میں مختلف رنگتیں دینے والا ہوں۔ وہاں مختلف بولیوں کا درس دینے والا بھی ہوں۔ (الروم)

میرے ہی دربار سے تمہیں فیض ملا۔ پھر کیا نبوت محض مکالمے کا نام ہے؟

## کیا محض وحی والہام کا نام نبوت ہے؟

اس کے بعد دوسرا قول یہ ہے کہ نبوت محض الہام کا نام ہے۔ نبوت کی بنیاد الہام پر ہے۔ "الہام" کوئی بات کسی کو القاء کرنا، سوتے یا جاگتے ہوئے کسی بات کو اس کے دل میں ڈال



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



دینا۔ کیا نبوت کا دارومدار محض وحی اور الہام پر ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ قرآن کہتا ہے غلط ہے۔ اس نے شہد کی مکھی کو نوازا۔ (النحل:۶۸)

مکھی کو تم سے افضل کیوں نہ کہا جائے۔ اس کا پیدا کیا ہوا شہد شفاء للناس ہے۔ تمہارا پیدا کیا ہوا کلام "مرض للناس، واوحی ربك" تمہارے پالنے والے نے شہد کی مکھی کو نوزا۔ کہا تو جس چیز کو تیار کرنا چاہتی ہے وہ شہروں کی بجائے جنگلوں میں تیار کرنا۔ میں نے اسے یہ بات بتائی ہے۔ آخر اس نے کس کی سرگوشی پر۔ کس کی وحی پر۔ کس کے الہام پر شہد تیار کیا؟ میرے بتانے پر۔ ہاں اسی چیز کو تم نے دیکھا ہوگا کہ خود تم کو نوازا۔ وہ کون سی چیز ہے قسم کھا کر کہہ رہا ہے۔ وہ خود تمہاری زندگی کو بطور دلیل پیش کر رہا ہے۔ اس نے تم میں نفع نقصان کے معلوم کرنے کا مادہ پیدا کیا۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے تمہیں نوازا۔ میں نے ہر ایک کو نوازا۔ تم محض وحی اور محض الہام کی بناء پر نبوت کے دعویدار بننا چاہتے ہو۔ میں کہتا ہوں ختم نبوت پر پھر بحث کرنا۔ پہلے نبوت پر بحث کرو۔ اگر تمہارا یہ دعویٰ سچا سمجھ لیا جائے تو تمہیں ماننا ہوگا کہ حضرت موسیٰ کی ماں بھی نبی تھی۔ بلکہ دنیا کی ہر ماں نبی ہوئی۔ خدا کہتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو دودھ پلانے کا درس ہم نے دیا۔ بیٹے کو صندوق میں بند کیا۔ وہ سمجھتی تھی کہ یہ میرے اپنے غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ نہیں میں نے اسے سمجھایا تھا کہ اسے صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دو۔ (القصص:۷)

کیا تم زید کو مدعی وحی ہونے کی بناء پر نبی مانتے ہو۔ پھر حضرت مسیح کی ماں کو نبی کیوں نہیں مانتے۔ کیا چیز رد کتی ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ وہ نبی نہ تھیں۔ لیکن وحی الہام اور کلام سے انہیں نوازا۔ خدا کہتا ہے کہ میں نے تم کو دنیا کی عورتوں پر سربلندی بخشی۔ اگر یہ وحی اور الہام سب کچھ محدود ہے۔ قرآن کہتا ہے پروردگار اس وحی سے غلامان محمد کو قیامت تک نوازتا رہے گا۔ فرشتے ان کے پاس خدا کی طرف سے آتے رہیں گے۔ (حم السجدہ)

وہ کس کو نہیں نوازتا۔ زید عمرو کو نوازتا ہے۔ تم قدر نہیں کرتے۔ اگر محض مکالمے پر نبوت کا دارومدار ہوتا تو کبھی تشبیہ دینے کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا کہتا ہے۔ ہم نے تم کو اس الہام سے نہیں نوازا۔ جس سے مکھی چیونٹی اور ہر ذرے کو نوازا۔ بلکہ اس وحی سے نوازا ہے۔ جس سے نوح اور ابراہیم جیسے عظیم الشان نبیوں کو نوازا تھا۔ (نساء:۲۳)

https://ataunnabi.blogspot.com/



## شریعت میں نبوت کا صحیح مفہوم

خدا نے ضروریات زندگی میں انسان کی رہنمائی کے لئے اسے وجدان کی ہدایت سے نوزا۔ جواس کی رہنمائی ایک محدود دائرہ تک ہے۔ پھر عقل کی رہنمائی کا دائرہ شروع ہوتا ہے۔ عقل کی رہنمائی بھی ایک خاص حد تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ پھر ہدایت کی نبوت کی ضرورت ہے۔ وہ کیا چیز ہے۔ نسل انسانی کی نجات فلاح اور سعادت دارین، جو خدائی نصب العین کی پابندی پر موقوف ہے۔ اس کو کسی ایسے انسان کے ذریعے پیش کرتا ہے جس کی امانت اور دیانت پر نامزدگی سے قبل لوگوں کو اعتماد ہو۔ گویا ہدایت نبوت ایسے شخص کی وساطت سے نسل انسانی کے سامنے ایک ایسے پروگرام اور ایک ایسے پورے پورے نصب العین کو رکھ دینے کا نام ہے جس پر نسل انسانی کی نجات اور دارومدار ہو۔

مقام نبوت کیا ہے؟ تنہا مکالمہ وتنہا وحی؟ اور تنہا الہام؟ نہیں آخر وہ کیا چیز ہے؟ مخصوص ہدایت، مخصوص الہام، اور مخصوص وحی کیا چیز ہے؟ قرآن یہ کہتا ہے کہ نسل انسانی کی فلاح وسعادت جس خدائی نصب العین پر موقوف ہے اس نصب العین کو کسی ایسے انسان کے واسطے سے دنیا میں پیش کرنا جس کی امانت ودیانت پر نامزدگی سے قبل لوگوں کو پورا پورا اعتماد ہو۔ لوگوں نے صالح علیہ السلام سے پوچھا اس نامزدگی سے پہلے تو چنگا بھلا انسان تھا۔ (ھود:۶۲)

تیری دیانت پر ہمیں اعتماد تھا۔ اب تو نے یہ نصب العین پیش کرنا شروع کر دیا ہے۔ نصب العین کا تجویز کرنے والا اللہ ہی ہے۔ اس پر نسل انسانی کی فلاح کا دارومدار ہے۔ لیکن اس کی نشرواشاعت کے لئے کسی ایرے غیرے کو نامزد نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسے جس کی امانت ودیانت پر قبل از نامزدگی اعتماد تھا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے لوگوں سے کہا۔ میں پہلے تو صادق مصدوق اور امین مشہور تھا۔ لیکن اب تم بگڑ بیٹھے ہو۔ گویا نبوت نامزدگی ہے۔ نبوت ایک موہبت ہے۔ اس لئے پروردگار نے نسل انسانی کو خلافت ارضی کو سپرد کرتے ہی بتا دیا کہ وہ نصب العین کیا ہے۔ جس کی پابندی پر نسل انسانی کی سعادت وفلاح کا دارومدار ہے۔ اس نے وقتاً فوقتاً نسل انسانی کے لئے اس کے ظرف حالت وفہم کے مطابق نصب العین پیش کیا اور اس میں ترقی کا سلسلہ برابر جاری رہا۔

قرآن کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حالات وظروف بدل جانے کے بعد لوگوں کے سامنے نئی چیزیں پیش کیں۔ (آل عمران) نبوت یہ چیز ہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## آخری مکمل نصب العین

پروردگار نے نسل انسانی کے سارے مستقبل کے اندازے کے بعد ایک ایسا مکمل نصب العین تجویز کیا۔ جس کا نام قرآن ہے اور جو قوائے انسانی میں ہر قسم کی ترقی کا امکان مانتے ہوئے بھی مکمل ہے۔ اس میں تبدیلی کی مطلق گنجائش نہیں۔ یہ نہایت سادہ اور آسان تجویز کیا گیا ہے اور نسل انسانی کی زندگی کے ہر دور میں مفید ہے۔ تمدن اور معاشرت بدل جائے۔ لوگ قمر تک پہنچیں ایک منٹ میں سینکڑوں میل طے کریں۔ لیکن نصب العین وہی رہے گا اور نسل انسانی کی بقاء تک اسی سے تمام مقاصد حاصل ہوتے چلے جائیں گے۔ خدا نے اسی نصب العین کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ اس سے قبل کوئی نصب العین اس طرح محفوظ نہیں رہا۔

## معیار نبوت

آج کل نبوت و رسالت کے دعوے کو ایک تجارتی چیز سمجھ لیا گیا ہے۔ لیکن نبوت کے صحیح مفہوم اور حقیقت پر غور نہیں کیا جاتا۔ آپ کے سامنے یہ چیز آ چکی ہے کہ نبوت محض اطلاع پانے یا اطلاع پہنچانے کا نام۔ نبی اطلاع دہندے یا اطلاع یابندہ کا نام نہیں۔ اگر صرف اطلاع دہندگی یا اطلاع یابندگی کو نبوت کا معیار ٹھہرالیا جائے تو کافر، فاجر، ابلیس اور فرعون بھی اس کی ذیل میں آجائیں گے۔ اگر نبوت کا معیار صرف مکالمہ ہو تو پھر ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے عورتوں کو بھی اپنے کلام سے نوازا ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی نبی کوئی رسول نہیں۔ اس کلام کو خواب یا بیداری میں تسلیم کریں یا عالم کشف میں یا عالم مثال میں۔ یہ سب انسانی اصطلاحات ہیں۔ ایک حقیقت کو ان تمام الفاظ سے ملوث کرنے کی ضرورت نہیں۔ آخر آپ نے کس چیز کو معیار نبوت ورسالت سمجھ رکھا ہے۔ اگر آپ ان مختصر اشاروں کے ماتحت قرآن کریم کا خود مطالعہ کریں گے تو آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ چونکہ مجھے سچے خواب آتے ہیں۔ اس لئے میں نبی ہوں۔ تو اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ سچے خواب تو مشرکوں اور کافروں کو بھی آتے ہیں۔ حضرت یوسف کے ساتھیوں نے جیل میں ایک خواب دیکھا۔ کیا وہ خواب جھوٹا تھا۔ نہیں سچا تھا نیز اسی زمانہ کے غیر مسلم بادشاہ نے خواب دیکھا۔ دنیا کہہ رہی تھی کہ یہ غلط ہے۔ لیکن اس سچے نبی نے صاف صاف کہہ دیا۔ (یوسف)

جس طرح ابھی کسی شاعر نے جوبلی کے متعلق نظم میں کہا ہے کہ رعایا کا پیٹ خالی ہے۔ بادشاہ کو اس کی فکر کرنی چاہیے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


رعیت جو بیخ است و سلطان درخت

یہ اتنی بڑی حقیقت ہے اور ایسے آدمی پر منکشف ہوتی ہے جسے آپ کبھی نبی ماننے کو تیار نہیں۔ نبوت کے معیار مختلف مقرر کیے جاتے ہیں۔ اس نبوت کے متعلق میں پھر وہی کہوں گا کہ معیار کیا ہے۔ لوگوں نے اپنے دعاوی نبوت کی بنیادیں کس چیز پر رکھی ہیں اور قرآن نبوت کا معیار کیا ٹھہراتا ہے۔ پھر انسان فیصلہ کرسکتا ہے کہ آیا اس قرآن کریم کی موجودگی میں دعویٰ نبوت صحیح ہے یا غلط۔ مدعی نبوت صادق ہے یا کاذب۔ نبوت کیا ہے؟ ''سفارۃ بین اللہ وبین الناس '' (مفردات القرآن) منہاج نبوت کیا ہے۔ ایک نصب العین، ایک کتاب، ایک دستور العمل، عقائد و اعمال صحیحہ کا مجموعہ جس کے حسن و قبح میں تمیز کرنے سے انسان کی عقل عاجز ہے۔ اس نصب العین کو آپ زیور کہیں، کتاب کہیں، آیات کہیں، بینات کہیں، نور کہیں، شفا کہیں، فرقان کہیں، قرآن کہیں، ذکر کہیں، رسول کہیں۔ بہرحال یہ سب چیزیں تعبیر کہیں۔ اس نصب العین الٰہی جس کے تجویز کرنے میں کسی انسان کا فرشتے کا ذرہ برابر مشورہ شامل نہیں۔ وہ علیم بذات الصدور کا اپنا تجویز کردہ نصب العین ہے۔ وہ ایسے پاکباز انسانوں کے فیصلے سے انسانوں کو اس سے آگاہ کرتا رہا ہے۔ جس کی امانت و دیانت پر اس عہدے پر سرفراز ہونے سے قبل نسل انسانی کو پورا پورا اعتقاد حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ نبیوں کی زندگی کو نبوت سے پہلے بطور شہادت کے پیش کرتا ہے۔ ہر رسول کے متعلق ہے رسول امین، آپ ان تذکروں کو پڑھیں۔ ان کی زندگی میں یہی ملے گا کہ ''انی رسول امین '' رسول کے الفاظ ہیں کہ خدا نے مجھے اس نصب العین کی نشر و اشاعت کے لئے ممتاز کیا۔ کیونکہ میری دیانت و امانت پر پہلے تو اعتماد تھا۔ میری زندگی تمہارے سامنے ہے۔ (یونس) اس برے ماحول میں رہتے ہوئے میرا دامن بدکاری اور بدگوئی وغیرہ سے پاک رہا۔ تمہاری گودوں میں پلا۔ تمہاری صحبتوں میں رہا۔ ساتھ مل کر تجارت کی۔ لیکن میرا دامن خیانت یا بددیانتی سے پاک رہا۔ (النجم) میں تم کو اس نصب العین سے آگاہ کرتا ہوں۔ جس پر انسانی فلاح کا دارومدار ہے۔

تھوڑی دیر کے لئے یہی چیز نسل انسانی کے اولین فرد (آدم کے) سامنے نہ تھی۔ اس کی طبیعت سلیم تھی۔ وجدان صحیح تھا۔ عقل کامل تھی۔ لیکن اس نور نبوت کے سامنے نہ ہونے کے باعث اسے ٹھوکر لگی۔ (البقرہ) تو تم اپنے وجدان اور عقل پر ہر جگہ اعتماد نہیں کر سکتے۔ اس نور نبوت کے بغیر ٹھوکریں لگتی ہیں۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## شخصیتیں مقصود نہیں

قرآن جگہ جگہ یہ اعلان کرتا ہے کہ بعثت انبیاء سے مقصود ان کی شخصیتیں نہ تھیں بلکہ خود کتاب تھی۔ ہم نے نبیوں سے عہد و پیان لیا۔ جب ہم نے انہیں رشد و فلاح کا نصب العین دینا چاہا۔ ہم نے ان کو وہ نصب العین دیا۔ جسے حق و باطل اور صحت و فساد میں تمیز کرنے کی میزان کہا جاسکتا ہے۔ مدت تک یہی رواج اور دستور رہا اور اس کی اشاعت کے لئے نبیوں کی ضرورت پیش آئی۔ اگر ہم پیغمبروں اور نبیوں کے ذریعہ تمہارے پروگرام سے تمہیں آگاہ نہ کرتے تو پھر تم پر تمہاری جوابدہی کے لئے خدا کی طرف سے اتمام حجت بھی نہ ہوتی اور تم جوابدہ ہی نہ ٹھہرتے۔ جزا وسزا کا سلسلہ ہی ختم ہو جاتا۔ (النساء)

آپ نے غور کیا ہوگا کہ قرآن نے نبیوں کو دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجا۔ کیا نوح علیہ السلام کو دوبارہ بھیجا گیا یا نصب العین کو؟ ہود، کلیم، صالح، اور ابراہیم کو نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ ان کے پیش کردہ نصب العین کو دوبارہ پیش کیا گیا۔ (الشوریٰ:۱۳)

جس کی تبلیغ ان پیغمبروں نے اپنے اپنے زمانہ میں کی تھی۔ کیا شخصیتیں قابل اتباع ہوتی ہیں؟ نہیں! بلکہ مفید و کارآمد تعلیم واجب الاتباع ہونی چاہیے۔

آج نسل انسانی کے سامنے ایک نصب العین الٰہی کو پیش کرنا چاہیے۔ جسے حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک تمام نبیوں نے اپنے اپنے دور میں خاص حالات اور خاص زبانوں میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ حقیقت زبان سے تبدیل نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کہتا ہے۔ جب نسل انسانی کی رہنمائی کی ضرورت ہوئی تو ہم نے اس چیز کو کسی دوسری زبان میں پیش کیا۔ حقیقت ایک تھی۔ ماحول بدلا۔ شخصیتیں بدلیں۔ صورتیں بدلیں۔ لیکن مادہ یعنی نصب العین نہ بدلا۔ بلکہ وہی رہا۔ صورتوں کی تبدیلی سے مادہ نہیں بدلا جاسکتا۔ بار بار انہیں یہی تنبیہ ہوئی ہے۔ آپ نے غور کیا ہوگا کہ قرآن نے ایمان کامل کا معیار کیا رکھا ہے۔ اسی نصب العین کی تصدیق کو رکھا ہے۔ آل عمران اور بقرہ میں ہے۔ ہم اس نصب العین کی تصدیق کرتے ہیں۔ جس کی نشر و اشاعت خدا وقتاً فوقتاً اپنے معزز نکوکار بندوں کے لئے کرتا رہا ہے۔ متکلمین نے ایمان کی یہی تعریف کی ہے۔ تصدیق کرنی اس نصب العین کی جسے پیش کیا رسول کریم نے۔

(فتح الباری ج ۱ شرح مواقف)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## نصب العین کے بقاء کی ضرورت

ضرورت تھی ابقائے سنت ایزدی کی۔ ضرورت تھی ابقائے دین کی۔ خدائے ذوالجلال نے جس کا ایزدی علم ماضی کی طرح مستقبل پر بھی حاوی ہے۔ جو انسانی ترقیوں کو سب سے بہتر جانتا ہے۔ اس سلسلہ کو ختم کرنے کی خاطر تا کہ کسی شخص کے دعویٰ نبوت کے بعد اس کی تصدیق کی ضرورت کا امکان ہی نہ رہے اور آئندہ کے لئے لوگوں کو اس امر کا انتظار نہ رہے کہ دنیا میں کوئی اور بھی نصب العین پیش ہونے والا ہے۔ تحدی کے ساتھ فرمایا کہ: "الیوم اکملت لکم دینکم" تم یوم کو خواہ متعارف معنی میں لو یا غیر متعارف معنی میں۔ بہر حال خدا کا یوم یوم ظہور القرآن ہے۔ نبی کا یوم یوم نبوت ہے۔ نزول القرآن کا سارا وقت یوم ہے۔ جس میں یہ نور مجسم سرور دو جہاں کی وساطت سے پیش ہوتا رہا۔

## رسول کریم ﷺ کی وساطت ہمیشہ اور سب کے لئے ہے

یہ دعویٰ کرنا کہ نبوت کا معیار صرف وہ چند ہدایتیں ہیں۔ جو انسان کی طرف یا انسان پر خدا کی طرف سے نازل ہوں سراسر غلط ہے۔ کیونکہ قرآن کی تمام ہدایتیں رسول پاک کی وساطت سے تمام نسل انسانی کو دی گئی ہیں۔ کیا قرآن کریم کی ایک ایک آیت بوساطت حضرت رسول کریم ﷺ تمہاری طرف خدا کی جانب سے نازل نہیں ہوئی۔ کیا تم منزل الیہ نہیں۔ جس حد تک حضور علیہ السلام ﷺ کی وساطت کا سوال ہے۔ سب کے لئے یکساں ہے۔ اگر وساطت موجود ہے تو زید اور عمرو کی تمیز باقی نہیں رہتی اور مدعی کا دعویٰ غلط ٹھہرتا ہے۔ قرآن رسول کریم پر نازل ہوا۔ اس نے تم کو ایمان کا کامل معیار بتایا۔ ہم اس نصب العین پر ایمان لاتے ہیں جو تو نے ہماری طرف نازل کیا۔ اس کی ایک ایک آیت نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ نسل انسانی کے ہر فرد پر نازل ہوئی۔ بعض علماء کا منزل علیہ اور منزل الیہ میں فرق کرنے کی غرض سے علیٰ اور الیٰ پر بحث کرنا فضول ہے۔

"واذکروا نعمت اللہ علیکم وما انزل علیکم (بقرہ:۲۳۱)" کیا تم یہ نہیں جانتے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو رسول کی وساطت سے اتارا گیا ہے۔ اس نے ہم جیسے کتوں کو حضرت خاتم النبیین ﷺ کے صدقہ سے نوازا۔ خدا کا وہ انعام یاد کرو۔ خدا نے نازل کیا کتاب کو جو محکم ہے۔ سراپا حکمت ہے اور وہ تمہیں مرحمت فرمائی۔ دوسرے مقام پر کہا ہے۔ کیا تم خدا کو چھوڑ کر کسی اور سے فیصلہ کراتے ہو۔ حالانکہ اس خدا نے تم پر وہ عدل وانصاف کا بہترین قانون نازل کیا۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بہ وساطت رسول کریم (الانعام: ۱۳۷) خداوند کریم نے تم پر یہ حکم نازل کیا ہے کہ جس محفل میں خدا کے کلام کا استہزاء کیا جا رہا ہو۔ تم اس محفل سے اٹھ جاؤ۔ (النساء: ۴۰) اس نے صرف سرور جہاں ہی کو قرآن میں مخاطب نہیں کیا۔ بلکہ تمام نسل انسانی کو مخاطب کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشن کالج کے پرنسپل نے اسلامیہ کالج کے ہال میں کہا۔ تم اس نبی آخر الزمان حضرت رحمۃ اللعالمین کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہو۔ جو تم کہتے ہو کہ ہمارے پیغمبر نے کہا یا پیغمبر اسلام نے کہا۔

دیکھو وہ عیسائی ہو کر کہتا ہے کہ تم اس عمل میں حضور ﷺ کی توہین کر رہے ہو۔ وہ صرف اہل اسلام کا نہیں بلکہ ہندو، یہودی اور نصرانی اور تمام نسل انسانی کا پیغمبر ہے۔ مقصود تو یہ ہے کہ نجات حضور ﷺ کی پیش کردہ کتاب کی اتباع سے وابستہ ہے۔ "الیوم اکملت لکم دینکم" کی آیت کیوں نازل ہوئی۔ وہ یوم اس وقت ختم ہوا جب رحمۃ اللعالمین کی وفات کی گھڑی قریب آئی۔

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا<br>
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

## اب کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں

اس کی نبوت کا یوم بہترین یوم تھا۔ کیونکہ بہترین نصب العین وقت ہوتا، یعنی پانچ سو۔ دو ہزار یا پانچ ہزار سال کے لئے ہوتا تو اس کے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہنے کے دعوے کئے جاتے۔ قرآن نے ہر چیز کو فطرت انسانی کے مطابق پیش کیا۔ قرآن کی موجودگی میں کسی اور نصب العین کی ضرورت نہ تھی۔ پھر کسی نبی کو بھیجنے کی ضرورت نہ تھی۔ پھر نبی کس لئے آئے گا۔ کیونکہ قرآن کریم کی حفاظت کے لئے تو نہیں آئے گا۔ آواز بلند کی جاتی ہے کہ نبی قوت قدسیہ کے ذریعہ لوگوں کے اخلاق سنوارتا ہے۔ وہ قوت قدسیہ کیا ہے۔ وہ قرآن کریم کے نور سے پیدا ہوتی ہے۔ پیٹنٹ دواؤں پر غور کرو۔ بعض گولیاں بچوں کو جلاب دینے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ بعض دوائیں کسی خاص بیماری کے لئے تریاق ہوتی ہیں۔ کیا ان دواؤں میں ڈاکٹر کے کہنے سے اثر پیدا ہوتا ہے۔ کیا قرآن کریم کا اثر کسی شخصیت کے بنانے کے تابع ہے؟ عوام کہتے ہیں کہ قرآن میں اثر و برکت نہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ بیسوں دواؤں کو تو کوئی یونانی دوا فروش بھی اپنے مطب میں نہیں رکھتا۔ باہر پھینک دیتا ہے۔ پھر کیوں خدا نے اسے محفوظ رکھنے کا ذمہ اٹھایا ہے۔ وہ اثر رکھتا ہے۔ لیکن تم نے اسے لکڑی اور لوہے کی الماریوں کی زینت بنا رکھا ہے۔ جب تک یہ چیز تمہارے دل و دماغ میں تھی دنیا تمہاری عزت کرتی تھی۔ لیکن جب دل سے نکل گئی تو تمہارے لئے ذلت کا باعث ہوئی۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari